ہفتہ وار رسالہ: 432
WEEKLY BOOKLET-432

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب
"گفتگو کے آداب" سے دوسری قسط
بنام

مذاق میں جھوٹ بولنا کیسا؟

(صفحات: 14)

زبان سنبھالیں عمل بھی سنبھل جائیں گے 02
اچھا بولنا توفیقِ الٰہی 04
70 سال کے اعمال برباد 09
خود پسندی کے آٹھ اسباب و علاج 11

شیخ طریقت، امیر اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ؕ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

مذاق میں جھوٹ بولنا کیسا؟ (1)

دُعائے عطّار: یاربِّ کریم! جو کوئی 14 صفحات کا رسالہ: "مذاق میں جھوٹ بولنا کیسا؟" پڑھ یا سُن لے اُسے ہمیشہ سچ بولنے کی توفیق دے اور اس کو ماں باپ سمیت بے حساب جنّتُ الفردوس میں داخلہ نصیب فرما۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

درود شریف کی فضیلت

حضرتِ شیخ ابو بکر شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک روز بغدادِ مُعلّٰی کے جَیِّد عالِم حضرتِ ابو بکر بن مُجاہِد رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس تشریف لائے، انہوں نے فوراً کھڑے ہو کر اُن کو گلے لگا لیا اور پیشانی چوم کر بڑی تعظیم کے ساتھ اپنے پاس بٹھایا، حاضرین نے عرض کیا: یا سیِّدی! آپ اور اہلِ بغداد آج تک اِنہیں دیوانہ کہتے رہے ہیں مگر آج ان کی اِس قَدَر تعظیم کیوں؟ جواب دیا: میں نے یوں ہی ایسا نہیں کیا، اَلحمدُ لِلّٰہ! آج رات میں نے خواب میں یہ ایمان افروز مَنْظَر دیکھا کہ حضرتِ ابو بکر شبلی رحمۃُ اللہِ علیہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے تو اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کھڑے ہو کر ان کو سینے سے لگا لیا اور پیشانی کو بوسہ دے کر اپنے پہلو میں بٹھا لیا، میں نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ابو بکر شبلی پر اِس قَدَر شَفْقَت کی وجہ؟ اللہ پاک کے پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے (غیب کی خبر دیتے ہوئے) فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے: ﴿لَقَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡہِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۲۸﴾﴾ (پ11، التوبہ: 128) اور اس کے

1 ... یہ مضمون امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہمُ العالیہ کی کتاب "گفتگو کے آداب" صفحہ 27 تا 37 سے لیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

بعد مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے۔(القول البدیع، ص346)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللهُ علٰی مُحَمَّد

زَبان سَنبھالنے والے کے عمل بھی سَنبھَل جاتے ہیں

حضرتِ یونس بن عُبید رحمۃُ اللهِ علیہ نے فرمایا:”جو شخص زَبان کو سنبھال کر اِستعمال کرتا ہے میں اُس کو نیک اعمال کرتے دیکھتا ہوں۔“

(الصمت مع موسوعۃ للامام ابن ابی الدنیا، 7/ 63، قول نمبر:60)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جو کوئی زَبان کو بے سوچے سمجھے قینچی کی طرح چلاتا ہے اُس سے پھر جھوٹ، غیبت سب کچھ صادِر ہوتا رہتا ہے، زیادہ بولنے والے کا ہنسی مذاق سے بچنا بھی مشکل ہوتا ہے اور ہنسی مذاق میں جھوٹ کی آمیزش (یعنی ملاوٹ) بھی ہوتی ہے۔ یاد رکھئے! مذاق میں بھی جھوٹ جائز نہیں۔

مذاق میں جھوٹ بولنے والے سے سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ناراضی

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ہلاکت ہے اُس کے لیے جو بات کرتا ہے اور لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے، اُس کے لیے ہلاکت ہے، اُس کے لیے ہلاکت ہے۔

(ترمذی، 4/142، حدیث:2322)

جہنّم کی گہرائی میں گرتا ہے

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم:”بندہ بات کرتا ہے اور محض (یعنی صرف) اس لیے کرتا ہے کہ لوگوں کو ہنسائے! اس کی وجہ سے جہنّم کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیان کے فاصلے سے زیادہ ہے اور زَبان کی وجہ سے جتنی لَغزِش ہوتی ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جتنی قدم سے لَغزِش ہوتی ہے۔“(شعب الایمان، 4/213، حدیث:4832)

حضرتِ علّامہ عَبدُ الرَّءُوف مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا کہ یہاں ہنسانے والی بات سے مراد ایسی بات ہے جس میں غیبت، ایذائے مُسلِم (یعنی مسلمان کو تکلیف دینے) (یا کوئی گناہ) کا پہلو پایا جائے ورنہ محض مِزاح والی بات پر یہ وعید نہیں ہے۔ (فیض القدیر، 2/425، تحت الحدیث:1984)

کامیڈین مُتَوجّہ ہوں!

"مرآت" جلد6، صفحہ 463 پر ہے: اِس فرمانِ عالی سے آج کل کے مَسْخَرے (یعنی کامیڈین) وغیرہ عِبرت پکڑیں جو لوگوں کو ہنسا کر گزارہ کرتے ہیں، جن کی کمائی لوگوں کی ہنسائی ہے۔ اِس حصۂ حدیث: "زَبان کی وجہ سے جتنی لَغزِش....." کے تحت ہے: "پاؤں کی پِھسَلَن سے زَبان کی لغزش (یعنی پِھسَلَن) زیادہ خطرناک ہے کہ پاؤں کی لغزش (یعنی پِھسَلَن) سے بدن چوٹ کھاتا ہے مگر زَبان کی لغزش (یعنی پِھسَلَن) سے دل، جان، ایمان زخمی ہوتا ہے۔ زَبان کی لغزش (یعنی پِھسَلنے) سے ہی قتل و خون ہوتے ہیں، زَبان ہی کی لَغزِش سے انسان کافرو بے دین ہو جاتا ہے، اِبلیس (یعنی شیطان) اپنی زَبان کی لَغزِش کی سزا اب تک پا رہا ہے۔"

کامیڈی شو کا مسئلہ

کامیڈین کا مذاق مَسْخَری کا شو (SHOW) مجموعی طور پر ناجائز ہے کہ اس میں دیگر لوگوں کا مذاق اُڑانا یا دیکھنے والوں کو مذاق اُڑانے کی تعلیم اور کئی لوگوں کی دل آزاری پائی جاتی ہے، یونہی فُحش (یعنی بے حیائی والی حرکتوں) کا استِعمال بھی اشارے کِنائے میں موجود ہوتا ہے، فکس (FIX) افراد کی غِیبَت یا ان کی مَجبوریوں کا مذاق اڑانا بھی عام ہوتا ہے، جو

موجود ہوں اُن کی اور غائب ہوں ان کی شکل و صورت کا مذاق اڑانا بھی پایا جاتا ہے اور غیبت کے ساتھ ساتھ بُہتان کی صورَتیں بھی پیش آتی رہتی ہیں۔ کئی مواقع پر تو کُفر بھی سَرزَد ہو رہا ہوتا ہے۔ اَلْغَرَض ان تمام اُمور سے خالی ہونا بہت مُشکل ہے اس لیے ایسے پروگرام پر ناجائز کا حکم ہوگا۔ ایسا شو کرنا، کروانا، دیکھنا، دِکھلانا، اِس کی اُجرت لینا دینا، اِس کی ویڈیوز، آڈیوز سُننا سُنانا، لوگ دیکھیں سُنیں اِس کے لئے وائرل کرنا وغیرہ حرام و جہنّم میں لے جانے والے کام ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

آخرت کے کام میں جلدی کرنی چاہیے

مکّی مَدَنی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ہر چیز میں اِطمینان سے کام کرنا اچھا ہے، سوائے آخرت کے کاموں میں۔ (ابوداؤد، 4/335، حدیث: 4810)

شرحِ حدیث: یعنی دُنیاوی کام میں دیر لگانا اچھا ہے کہ ممکن ہے وہ کام خراب ہو اور دیر لگانے میں اس کی خرابی معلوم ہو جائے اور ہم اس سے باز رہیں مگر آخرت کا کام تو اچھا ہی اچھا ہے اسے موقع (CHANCE) ملتے ہی کر لو کہ دیر لگانے میں شاید موقع جاتا رہے۔ بہت دیکھا گیا کہ بعض کو (جب حج کا) موقع ملا (اُس وقت) نہ کیا پھر نہ کر سکے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ﴾ (ترجمہ: بھلائیوں میں جلدی کرو) (پ2، البقرۃ: 148) شیطان کارِ خیر (یعنی نیک کام) میں دیر لگوا کر آخر میں اس سے روک دیتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/627 ملخصاً)

اچھا بولنا توفیقِ الٰہی اور...

حضرتِ امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زَبان کا بولنا جسم

کے تمام اَعضا (یعنی PARTS) پر اَثر انداز ہوتا ہے، اچھا بولے تو توفیقِ الٰہی اور بُرا بولے تو ذِلّت ورُسوائی۔ (منہاج العابدین، ص65، منہاج العابدین (اردو)، ص142)

الفاظ کی حفاظت کرو!

کسی نے کہا ہے: خیالوں کی حفاظت کرو یہ الفاظ بن جاتے ہیں، الفاظ کی حفاظت کرو یہ اعمال بن جاتے ہیں، اعمال کی حفاظت کرو یہ کردار بن جاتے ہیں، کردار کی حفاظت کرو یہ پہچان بن جاتے ہیں۔

دوسروں کے پاس بھی زبانیں ہیں

اپنی زَبان دوسروں کے عیبوں سے آلودہ نہ کرو کیوں کہ عیب تمہارے بھی ہیں اور زَبانیں دوسرے لوگوں کے پاس بھی۔

اُس بات میں کوئی بھلائی نہیں

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، حضرتِ سیِّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ”اُس بات میں کوئی بھلائی نہیں جس کا مَقْصد اللہ پاک کو راضی کرنا نہ ہو۔“
(حلیۃ الاولیاء، 1/71، قول نمبر:82)

اچھے انداز پر پُکار کر ثواب کمائیے

ہونٹوں سے ”شِش شی“ کی آواز نکال کر کسی کو بُلانا یا مُتوجّہ کرنا اچھا انداز نہیں، معلوم ہونے کی صورت میں بہتر یہ ہے کہ نام یا کنیت (کُن۔یَت) سے پکارے کہ سنّت ہے، اگر نام معلوم نہ ہو تو اُس مَقام کے عُرف کے مطابِق مُہَذَّب انداز و الفاظ میں پکارا جائے۔ جب بھی کسی مسلمان کو پکارا جائے تو اُس کا دل خوش کرنے کا ثواب کمانے کی نیّت کے

ساتھ اچھے میں اچھا انداز ہو اور نام بھی پورا لیا جائے نیز موقع کی مُناسَبَت سے آخر میں لفظ "بھائی" یا "صاحب" وغیرہ کا بھی اضافہ ہو، حج کیا ہے تو "حاجی" کا لفظ بھی شامل کر لیا جائے۔

کسی کے پکارنے پر جواباً لَبَّیْك کہنا

جس کو پکارا گیا اُس کیلئے بہتر ہے کہ وہ "لَبَّیْك" (یعنی میں حاضر ہوں) کہے۔ تاہم موقع مَحَل دیکھ لیا جائے ایسا نہ ہو کہ آپ کے "لَبَّیْك" کہنے سے سامنے والا کَنْفیوز ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں کسی کی پکار پر بعض اوقات جواباً "لَبَّیْك" کہا جاتا ہے جو کہ سُننے میں بہت بَھلا معلوم ہوتا ہے اور اِس سے مسلمان کے دل میں خوشی داخل ہو سکتی ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے والدِ ماجد حضرت علّامہ نَقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: "جو آپ (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو پکارتا، جواب میں "لَبَّیْك" (یعنی حاضِر ہوں) فرماتے۔" (سرور القلوب، ص182) اللہ پاک کے سب سے آخِری نبی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پکارنے پر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کا "لَبَّیْك" کے ساتھ جواب دینا احادیثِ مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے، اس کے علاوہ ایک وَلِیُّ اللہ کے فِعْل سے بھی اس کا ثُبوت ملتا ہے۔ چنانچہ کروڑوں حَنْبَلِیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ امام احمد بن حَنْبَل رحمۃُ اللہِ علیہ سے مسئلہ (مَس۔اَلہ) معلوم کرنے کے لیے انہیں جب کوئی اپنی طرف مُتَوجِّہ کرتا تو اکثر "لَبَّیْك" فرماتے۔ (مناقب امام احمد بن حنبل للجوزی، ص298) مسنون دُعاؤں کی مشہور کتاب: "حِصْنِ حَصِیْن" میں ہے: "جب کوئی شخص تجھے بلائے تو جواب میں کہے: لَبَّیْك۔" (حصنِ حصین، ص104)

یا اللہ پاک! ہمیں مسلمانوں کو اچھے ناموں سے پکار کر ان کے دلوں میں خوشیاں داخل کرنے والی نیکیاں کمانے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

مذاق کرنے والا نظروں سے گر جاتا ہے

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ”جو مذاق کرتا ہے وہ لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے۔“

(احیاء العلوم، 3/158، احیاء العلوم (اردو)، 3/389)

آپس میں نفرت کا ایک سبب

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدُ العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: ”آپس میں مذاق مَسخری مت کیا کرو کہ اس طرح (ہنسی ہی ہنسی میں) دِلوں میں نفرت بیٹھ جاتی ہے۔“

(سیرت ابن عبد الحکم، ص114)

ہنسی مذاق سے دُشمنی پیدا ہوتی ہے

حضرت امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”کہا جاتا ہے کہ ہر چیز کا بیج ہوتا ہے اور دشمنی کا بیج مزاح (یعنی ہنسی مذاق) ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مِزاح (یعنی ہنسی مذاق) عقل کو چھین لیتا اور دوستوں کو جُدا کر دیتا ہے۔“

(احیاء العلوم، 3/159، احیاء العلوم (اردو)، 3/392)

اے پیارے پیارے اللہ پاک! ہمیں لوگوں کا مذاق اُڑانے اور دل دکھانے والی مَسخریوں سے بچا اور احترامِ مسلم کا جذبہ نصیب فرما۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

گناہِ کبیرہ کی تعریف

پارہ 27 سُورَۃُ النَّجم آیت 32 کے حصّے ﴿ اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓىٕرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ ﴾

(آسان ترجمۂ قرآن کنز العرفان: وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں) کی تفسیر میں صراطُ الْجِنان جلد 9، صفحہ 567 پر ہے: گناہ وہ عمل ہے جس کا کرنے والا عذاب کا حقدار ہو یا یوں کہہ لیں کہ ناجائز کام کرنے کو گناہ کہتے ہیں۔ بہر حال گناہ کی دو قسمیں ہیں: ﴿1﴾ صغیرہ ﴿2﴾ کبیرہ۔ کبیرہ گناہ وہ ہے جس کے کرنے پر دنیا میں حَد جاری ہو (یعنی شریعت کے حکم کے مطابِق سزا دی جائے) جیسے قتل، زنا اور چوری وغیرہ یا اس پر آخِرت میں عذاب کی وعید (یعنی سزا) ہو جیسے غیبت، چُغل خوری، خُود پسندی اور ریاکاری وغیرہ اور فَواحش (یعنی بے حیائیوں) میں ہر قبیح قول، فعل (یعنی بُری بات اور بُرا کام) اور تمام صغیرہ، کبیرہ (یعنی سبھی چھوٹے بڑے) گناہ داخل ہیں، البتّہ یہاں (یعنی اس حصۂ آیت میں) فَواحِش (یعنی بے حیائیوں) سے وہ کبیرہ (یعنی بڑے) گناہ مُراد ہیں جن کی قَباحت (یعنی بُرائی) اور فساد بہت زیادہ ہو جیسے زِنا کرنا، قتل کرنا اور چوری کرنا وغیرہ۔

(تفسیرِ خازن، 4/196-197، تفسیرِ مدارک، ص1181، تفسیرِ ابو سعود، 5/648 ملتقطاً)

خُود پسندی کی تعریف

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ تفسیر میں گناہوں کے تذکرے میں خود پسندی کا بھی ذکر کیا گیا ہے، خود پسندی کو عربی میں "عُجْب" کہتے ہیں۔ مکتبۃُ المدینہ کی 352 صفحات کی کتاب، "باطنی بیماریوں کی معلومات" صفحہ 36 تا 37 پر عُجب یعنی خود پسندی کی تعریف یوں لکھی ہے: اپنے کمال (مثلاً علم یا عمل یا مال) کی اپنی طرف نِسبت کرنا اور اس بات کا خوف نہ ہونا کہ یہ چِھن جائے گا۔ گویا خود پسند شخص نعمت کو مُنْعِم حقیقی (یعنی اللہ پاک) کی طرف مَنْسُوب کرنا ہی بھول جاتا ہے۔ (یعنی ملی ہوئی نعمت مثلاً صحت یا حُسن و جمال یا دولت یا ذِہانت یا

خوش الحانی یا منصب وغیرہ کو اپنا کارنامہ سمجھ بیٹھنا اور یہ بھول جانا کہ سب ربُّ الْعِزَّت ہی کی عنایت ہے اور اللہ پاک جب چاہے دیا ہوا کمال یا عطا کی ہوئی خوبی واپس بھی لے سکتا ہے)

(باطنی بیماریوں کی معلومات، ص36تا37، اِحیاء العلوم، 3/454ملخصًا)

70سال کے اعمال برباد

خود پسندی نیکیوں کیلئے سخت تباہ کن ہے، جیسا کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: عُجب (یعنی خود پسندی) 70سال کے اعمال برباد کرتا ہے۔

(جامع صغیر، ص127، حدیث:2074)

گُناہ سے بھی بڑا جُرم

مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خود پسندی کی تباہ کاری سے خبر دار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "اگرچہ تم سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو لیکن مجھے تم پر گناہ سے بھی بڑے جُرم کا خوف ہے اور وہ عُجب (یعنی خود پسندی) ہے۔" (شعب الایمان، 5/453، حدیث:7255) اس فرمان مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے عُجب کو بہت بڑا گناہ قرار دیا۔(اِحیاء العلوم، 3/453)

اور کسی بھی ظاہری و باطنی گناہ سے بچنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔ چنانچہ اللہ پاک قرآنِ پاک کے پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَنْعَام آیت 120 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ ترجَمۂ کنز العرفان: اور ظاہری اور باطنی سب گناہ چھوڑ دو۔

خود پسندی کی اہم وضاحت

حضرتِ امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں کہ جو شخص علم، عمل

www.dawateislami.net

اور مال کے ذَرِیعے اپنے نفس (یعنی خود) میں کمال (یعنی خوبی) جانتا ہو اُس کی دو حالتیں ہیں: ﴿1﴾ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اسے اُس کمال کے زَوال کا خوف ہو اور اُس کو اِس بات کا ڈر ہو کہ اس خوبی میں کوئی تبدیلی آجائے گی یا بالکل ہی ختم ہو جائے گی تو ایسا آدَمی خود پسند نہیں ہوتا ﴿2﴾ دوسری حالت یہ ہے کہ وہ اس کے زَوال (یعنی کم یا ختم ہونے) کا خوف نہیں رکھتا بلکہ وہ اِس بات پر مطمئن وخوش ہوتا ہے کہ اللہ پاک نے مجھے یہ نعمت عنایت فرمائی ہے اِس میں میرا اپنا کوئی کمال نہیں۔ یہ بھی خود پسندی نہیں ہے اور اس کے لیے ایک تیسری حالت بھی ہے جو خود پسندی ہے اور وہ یہ ہے کہ اسے اس کمال کے زَوال (یعنی اس خوبی کے کم یا ختم ہونے) کا خوف نہیں ہوتا بلکہ وہ اس پر مطمئن وخوش ہوتا ہے اور اس کی خوشی کا باعِث یہ ہوتا ہے کہ یہ کمال نعمت اور بھلائی اور سر بُلندی ہے، وہ اِس لیے خوش نہیں ہوتا کہ یہ اللہ پاک کی عنایت و نعمت ہے بلکہ اِس (یعنی خود پسند بندے) کی خوشی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ اُسے اپنا وَصف (یعنی خوبی) اور خود اپنا ہی کمال سمجھتا ہے وہ اِسے اللہ پاک کی عطا و عنایت تصوّر نہیں کرتا۔ (اِحیاء العلوم، 3/454)

خود پسندی کا ایک مُجرَّب علاج

امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اپنے زُہد و تقویٰ کے باوجود یہ تمنّا کیا کرتے کہ کاش! وہ مٹّی، بھوسا یا پرندہ ہوتے۔ تو صاحبِ بصیرت (یعنی عقل مند) شخص کیسے اپنے عمل پر خود پسندی کر سکتا ہے یا اِترا سکتا ہے اور کیونکر اپنے نفس سے بے خوف ہو سکتا ہے؟ یہ خود پسندی کا علاج ہے جس سے خود پسندی کا مادہ بالکل جڑ سے کٹ جاتا ہے۔ جب خود پسندی میں مبتلا شخص اس طریقۂ علاج کے مطابق خود پسندی کا علاج

کرتا ہے تو جس وقت اس کے دل پر خود پسندی غالب آتی ہے تو نعمت چھن جانے کا خوف اسے اِترانے (یعنی تکبّر کرنے) سے بچاتا ہے بلکہ جب وہ کافروں اور فاسقوں کو دیکھتا ہے کہ کسی گناہ کے بغیر ان کو ایمان واِطاعَتِ الٰہی کی دولت سے محرومی ملی ہے تو وہ ڈرتے ہوئے یہ سوچتا ہے کہ جس ذات کو اس بات کی پروا نہیں کہ وہ بغیر کسی جُرم کے کسی کو محروم کردے یا بغیر کسی وسیلے کے کسی کو عطا کرے تو وہ دی ہوئی نعمت کو واپس بھی لے سکتا ہے۔ کتنے ہی ایمان والے مُرتَد ہو کر اور اطاعت گزار (یعنی نیک مسلمان) فاسق ہو کر بُرے خاتمے کا شکار ہوئے۔ جب آدمی اس طرح سوچے گا تو خود پسندی اس میں باقی نہیں رہے گی۔

(اِحیاءالعلوم، 3/458، اِحیاءالعلوم (اردو)، 3/1106)

حُبِّ جاہ و خود پسندی کی مِٹا دے عادتیں
یاالٰہی! باغِ جنّت کی عطا کر راحتیں

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

خود پسندی کے آٹھ اسباب وعلاج

امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نے "اِحیاء العلوم" میں عُجُب یعنی خود پسندی کے یہ 8 اَسباب اور اُن کے علاج بیان فرمائے ہیں: ﴿1﴾ پہلا سَبَب: "اپنی جسمانی خوب صورتی کے حوالے سے خود پسندی میں مُبتَلا ہونا۔" اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ اپنی باطِنی گندگیوں پر غور کرے اور اپنے آغاز و انجام (یعنی شروع میں گندہ قطرہ تھا اور آخر میں سڑا ہوا مُردہ ہوگا اس) کے بارے میں غور کرے۔

﴿2﴾ دوسرا اسبب: "اپنی طاقت وقوّت پر ناز کرنا۔" اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ یہ سوچے کہ

www.dawateislami.net

اللہ پاک معمولی سی آزمائش (مثلاً بیماری، حادثے وغیرہ) میں مُبْتَلا فرما کر بھی یہ قوت واپس لے سکتا ہے۔

﴾3﴿ تیسرا سبب: ''عَقْل و ذہانت کے حوالے سے خود پسندی میں مبتلا ہونا۔'' اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ یہ سوچے کہ کسی بھی مرض یا حادثے وغیرہ کے سبب یہ نعمت چھینی جا سکتی ہے۔

﴾4﴿ چوتھا سبب: ''عالی نَسَب (یعنی اونچا خاندان) ہونے پر فخر کرنا ہے۔'' اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ یہ سوچے کہ اپنے آباء و اَجداد (یعنی باپ داداؤں) کی طرح نیک اعمال نہ کرنے کے باوجود ان کے دَرَجے تک کیسے پہنچ سکتا ہے؟

﴾5﴿ پانچواں سبب: ''ظالم کی حمایت پر اِترانا ہے اور اہلِ دین اور اہلِ علم کی طرف اپنی نسبت کو اہمیت نہ دینا ہے۔'' اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ اِن ظالم لوگوں کے اُخْرَوی اَنجام پر نظر رکھے اور یہ سوچے کہ ظالم لوگ تو اللہ پاک کے غضب کے لائق ہیں۔

﴾6﴿ چھٹا سبب: ''اپنے نوکر چاکر وغیرہ پر اِترانا۔'' اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ اپنی کمزوری پر نظر رکھے اور یہ ذہن نشین کر لے کہ تمام لوگ اللہ پاک کے عاجز بندے ہیں۔

﴾7﴿ ساتواں سبب: ''مال و دولت پر اِترانا۔'' اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ مال و دولت کی آفات، اس کے حقوق اور اس سے پیدا ہونے والے فتنوں کو پیشِ نظر رکھے۔

﴾8﴿ آٹھواں سبب: ''اپنی غلط رائے پر اِترانا۔'' اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ اپنی رائے کی صحّت پر ہرگز ہرگز بھروسا نہ کرے (یعنی غور کرے کہ ہو سکتا ہے میری رائے غلط ہو)۔

(باطنی بیماریوں کی معلومات، ص38 تا 43، اِحیاء العلوم، 3/1107 تا 1119 ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بگڑا ہوا نوجوان سُدھرنا شروع ہو گیا

اے عاشقانِ رسول! خود پسندی اور دیگر بُرائیوں کی معلومات پانے، گناہوں کی عادت مٹانے اور نیکیوں کا جذبہ بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دَم وابَستہ رہئے۔ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں بگڑے ہوئے لوگوں کا سُدھار ہوتا ہے اس کی ایک ”مَدَنی بہار“ آپ کے گُوش گُزار کرتا ہوں: لاہور، پنجاب کے ایک نوجوان کھیلنے کے نہایت شوقین تھے، صبح سے شام تک کھیل، کھیل اور بس کھیل ہی ان کا کام تھا، ان کے ابو جان جو ایک مسجد کے امام بھی ہیں وہ انہیں بہت سمجھاتے لیکن یہ باز نہ آتے۔ کھیل کا شوق اتنا بڑھا کہ انہوں نے مَعاذَ اللہ جُوا کھیلنا بھی شروع کر دیا۔ کھیل کے میدان کے علاوہ دوستوں کے ساتھ رات گئے تک گلیوں اور بازاروں میں گھومنا پھرنا، انٹرنیٹ کیفے میں جانا ان کا پسندیدہ مَشْغَلہ تھا۔ سچ بولنے کی بھی عادت نہیں تھی جس کی وجہ سے جب رات کو دیر سے گھر پہنچتے تو تاخیر ہونے کی وجہ بھی غلط بتاتے تھے۔ ان کی زندگی میں تبدیلی کچھ اس طرح آئی کہ ان کے ابّو جان نے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی کو ان کی کیفیّت بتائی اور ان کی اصلاح کرنے کی درخواست کی۔ اُس اسلامی بھائی کی انفرادی کوشش سے یہ دو تین بار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کے بعد تین دن کے سنّتیں سیکھنے سکھانے کے قافلے کے مسافر بن گئے، عاشقانِ رسول کی صُحبت میں انہیں وہ سنّتیں وغیرہ سیکھنے کو ملیں جو یہ پہلے نہیں جانتے تھے۔ جب یہ قافلے سے لوٹے تو عزم یہ تھا کہ اب معاشرے میں شریف و نیک انسان بن کر زندگی گزارنی ہے۔ اللہ پاک کی رحمت سے

www.dawateislami.net

یہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔

رب کے در پر جُھکیں، التجائیں کریں
بابِ رحمت کُھلیں، قافِلے میں چلو

(وسائلِ بخشش، ص671)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
درود شریف کی فضیلت	01	اچھے انداز پر پکار کر ثواب کمایئے	06
جہنّم کی گہرائی میں گِرتا ہے	03	آپس میں نفرت کا ایک سبب	07
کامیڈین مُتوجّہ ہوں	03	ہنسی مذاق سے دُشمنی پیدا ہوتی ہے	07
کامیڈی شو کا مسئلہ	04	گناہِ کبیرہ کی تعریف	08
آخرت کے کام میں جلدی کرنی چاہیے	04	گناہ سے بھی بڑا جرم	09
اچھا بولنا توفیقِ الٰہی اور...	05	خود پسندی کی اہم وضاحت	10
الفاظ کی حفاظت کرو!	05	خود پسندی کا ایک مُجرّب علاج	10
دوسروں کے پاس بھی زبانیں ہیں	05	خود پسندی کے 8 اسباب و علاج	11
اس بات میں کوئی بھلائی نہیں	05	بگڑا ہوا نوجوان سُدھرنا شروع ہوگیا	13

اگلے ہفتے کا رسالہ

978-969-722-857-7
01082588

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net